تصوف کیا ہے؟ فکرِ رضا کے آئینے میں

☆ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی، مالیگاؤں

آج کل بے شرع، جاہل اور نام نہاد صوفیوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا چلا جارہا ہے۔ ایسے افراد اونچی ٹوپی اور اپنے ہاتھ کی انگلیوں میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کئی کئی انگوٹھیاں پہنے، زلفیں بڑھائے، شہر شہر، قریہ قریہ لوگوں کو نہ صرف مرید بناتے پھر رہے ہیں۔ بل کہ پے در پے خلافت پہ خلافت تقسیم کررہے ہیں۔ وہ سادہ لوح مسلمان جنھیں علومِ اسلامی سے ذرہ بھر بھی دل چسپی نہیں۔ ان نام نہاد صوفیوں کی ظاہری شکل وصورت اور پُرتصنع وجاہت سے مرعوب ہوکر ان کے دامِ تزویر میں پھنس کر بربادی کے دہانے لگتے جارہے ہیں۔ اگر خلافت بانٹنے والے اور خلافت یافتہ افراد پر طائرانہ نگاہ ڈالیں تو سمجھ میں آئے گا کہ یہ وہ افراد ہیں جنھیں نہ تو شریعت کی ''ش'' میں جو تین نقطے ہیں اس سے آشنائی ہے اور نہ ہی وہ طریقت کی ''طا'' سے واقف ہیں۔ ان جاہل افراد کا تصوف سے ذرہ بھر بھی واسطہ نہیں ہے۔ ان کی جاہلانہ اور غیر شرعی حرکات وسکنات کو دیکھ کر وہ حضرات جنھیں بیعت وارشاد، خلافت و اجازت، ریاضت ومجاہدہ اور تصوف ومعرفت کے رموز واسرار کے بارے میں چنداں واقفیت نہیں ہوتی وہ براہ راست تصوف ہی سے متنفر ہوتے چلے جارہے ہیں اور تصوف کو دوسرے مذاہب سے آئی ہوئی چیز سمجھ کر اسے مسترد کررہے ہیں۔ لہٰذا ایسے وقت میں تصوف کیا ہے؟ اس تعلق سے خامہ فرسائی ضروری ہوجاتی ہے۔

عصر حاضر کے ان نام نہاد صوفیوں کی جاہلانہ اور غیر شرع حرکتوں کو دیکھتے ہوئے حضور سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری (وفات ۴۶۵ھ) کی تحریر پُرتنویر کو پیش کرنا غیر مناسب نہ ہوگا کہ حضرت داتا علیہ الرحمہ نے ان نام نہاد صوفیوں کی کتنی صحیح اور سچی تصویر کشی کی ہے کہ ان لوگوں نے: ''خواہشات کا نام شریعت، حبِّ جاہ کا نام عزت، تکبر کا نام علم، ریاکاری کا نام تقویٰ، دل میں کینہ چھپانے کا نام حلم، مجادلہ کا نام مناظرہ، محاربہ و بے وقوفی کا نام عظمت، نفاق کا نام وفاق، آرزو کا نام زہد، ہذیانِ طبع کا نام معرفت، نفسانیت کا نام محبت، الحاد کا نام فقر، انکارِ وجود کا نام صفوۃ، بے دینی وزندقہ کا نام فنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو چھوڑنے کا نام طریقت رکھ لیا ہے۔'' (کشف المحجوب ص ۳۳، اردو ترجمہ)

یہ بات ذہن نشین رہ کہ نہ صرف ہمارے عہد میں ایسے جاہل صوفیہ پیدا ہوگئے ہیں بل کہ اکثر وبیش تر ادوار میں ایسے بے علم صوفیوں کا سیلِ رواں اسلام کو نقصان پہنچاتا رہا ہے۔ مگر ان کے فاسد نظریات اور غلط خیالات کی دھجیاں بکھیرنے والے مقدس علمائے حق بھی جلوہ فرمارہے ہیں۔ جنھوں نے کتب و رسائل تصنیف فرماکر اور تزکیہ وطہارت کی روحانی محفلیں سجاکر ایسے جہلا کے باطل نظریات سے ہمیں روشناس کرایا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی (وفات ۱۳۴۰ھ) کے دور میں بھی ایسے صوفیوں کا جھگڑ چل رہا تھا۔ چناں چہ آپ کی بارگاہِ عبقری میں ایک صاحب نے سوال ارسال کیا جس کے جواب میں امام اہل سنت قدس سرہٗ نے ایک مبارک رسالہ بہ نام ''مقال عرفا باعزاز شرع وعلما'' سنہ ہجری ۱۳۲۷ میں تصنیف فرمایا۔ زیرِ نظر مضمون میں تصوف کا اجمالی تعارف امام اہل سنت قدس سرہٗ کے اسی رسالے کو ماخذ بناکر پیش خدمت ہے۔

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اس مضمون کو بہ غور پڑھیں اور جاہل صوفیوں سے خود کو دور رکھتے ہوئے دوسروں کو بھی ان سے بچنے کی تلقین کریں۔ نیز خدائے وحدہٗ لاشریک سے دعا ہے کہ وہ تمام اہل ایمان کو ان جاہل صوفیوں کے شر سے محفوظ ومامون رکھتے ہوئے تصوف ومعرفت کے اصل حقائق ومعارف کا کماحقہٗ عرفان بخشے۔ (آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم)

عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں: ''تصوف کیا ہے؟ بس احکامِ شریعت پر بندہ کے عمل کا خلاصہ ہے'' (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ص ۴، بہ حوالہ: مقال عرفا ص ۳۰، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی)

سیدی عبداللہ محمد بن خفیف ضبی فرماتے ہیں کہ: ''تصوف اس کا نام ہے کہ دل صاف کیا جائے اور شریعت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہو۔'' (طبقات کبریٰ للامام الشعرانی ص ۱۸، بہ حوالہ: مقال عرفا ص ۱۲، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی)

تصوف طریقت ہی کا دوسرا نام ہے اور طریقت اس راہِ خدا کا نام جو خداوند قدوس تک پہنچانے والی ہو۔ اب خدا تک پہنچانے والی راہ کون سی ہے؟ اسے ہم سردارِ اولیا حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ بالرضا السرمدی کی مقدس ترین زبان سے سنتے ہیں: ''اللہ عزوجل کی طرف سب سے قریب تر راستہ

قانونِ بندگی کولازم پکڑنا اور شریعت کی گرہ تھامے رہتا ہے۔" (بہجۃ الاسرار ص ۵۰، بہ حوالہ: مقال عرفا ص ۶۱، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی)

ہر صوفیِ کامل، ولایت کے درجہ پر فائز ہوتا ہے اور ہر ولی، صوفیِ کامل ضرور ہوتا ہے۔ ولی کون ہے؟ اس کی تعریف میں بھی بہت سے اقوال ہیں۔ لیکن سرچشمۂ ہدایت قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے: آیت کا مفہوم: "(اولیا اللہ) وہ ہیں جو ایمان اور تقویٰ کے کمال سے سرفراز ہوں۔" دوسری بات یہ ہے کہ ولایت کے لیے کرامت لازم ہے۔ کرامت دو طرح کی ہے ایک وہ جس میں کسی دھوکہ کا دخل نہیں ہوسکتا۔ دوسری وہ جس میں استدراج اور شعبدہ کا شبہ ہوسکتا ہے۔ تو اصل کرامت وہی ہے جو شبہ سے پاک ہو۔ اسی لیے حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ بالرضا السرمدی فرماتے ہیں کہ: "ولی کی کرامت یہ ہے کہ اس کا ہر فعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے قانون پر ٹھیک اترے۔" (بہجۃ الاسرار ص ۳۹، بہ حوالہ: مقال عرفا ص ۱۵، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی)

علمائے باطن کے ان ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں تصوف، صاحبِ تصوف، کرامت اور ولی کا اجمالی نقشہ ذہن میں آجاتا ہے کہ اصل تصوف تصفیۂ قلب اور اتباعِ شریعت ہے۔ حقیقی اور اعلیٰ کرامت شریعت پر استقامت ہے۔ سچا صوفی اور ولی وہی ہوگا جو سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی میں سچا ہوگا۔ تصوف کے اس اجمالی تعارف کو ذہن میں رکھ کر آج کل کے نام نہاد صوفی بننے والے افراد کا جائزہ لیا جائے تو یہ افراد شریعت اور اتباعِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوسوں دور دکھائی دیتے ہیں۔ جب ان کے سامنے شریعت مطہرہ کا ذکرِ جمیل نکلتا ہے تو یہ طریقت کو شریعت سے جدا بتاتے ہیں۔ جب کہ علمائے ربانیین کے ارشادات واقوال سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ جو جتنا زیادہ شریعت اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کرے گا۔ وہ اتنا ہی اللہ عزوجل سے قریب ترین ہوگا اور اس کا دل صاف وشفاف ہوگا۔ مختصر یہ کہ صفائے قلب اور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہی "تصوف" ہے۔ شریعت منبع ہے اور طریقت اس سے نکلا ہوا دریا، کہ دریا کو ہمیشہ منبع کی احتیاج وضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا صوفی اسے ہی کہا جائے گا جو سنتِ رسول صلی اللہ علیہ پر کامل واکمل طور پر عمل کرتا ہو اور اس کا دل بھی تمام تر آلائشوں سے پاک وصاف ہو۔

ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی،
(مالیگاؤں ناسک، مہاراشٹر)
۱۹ر ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ/ ۵ر نومبر ۲۰۱۲ء بروز پیر
www.mushahidrazvi.blogspot.in
NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah